



سوال

اگر ماں کے پاس دولت ہو، اور اس کے پاس رقم بھی ہو، جبکہ باپ کے پاس کچھ نہ ہو تو ایسی صورت میں ایک تنگ دست بیٹے کی شادی کے لیے ماں کے تعاون کرنے کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ بیٹے کو شادی کی اشد ضرورت بھی ہے۔

جواب

الحمد للہ

جب بیٹے کو شادی کی اشد ضرورت ہو اور بیٹے کے پاس شادی کے لیے کچھ نہ ہو تو باپ کے پاس اگر استطاعت ہے تو اس کی شادی کے لیے اعانت کرنا ضروری اور واجب ہے؛ کیونکہ شادی بھی لازمی اخراجات میں شامل ہوتی ہے۔

جیسے کہ مرداوی رحمہ اللہ "الإلصاف" (9/204) میں لکھتے ہیں کہ :

"مرد پر جس کا نام و نفقہ واجب ہے اس کی شادی کروانا واجب ہے، یعنی باپ اور دادا وغیرہ پر بیٹے اور پوتوں وغیرہ کی شادی کروانا واجب ہے کہ ان کا خرچہ انہی کے ذمے ہے۔ یہ موقف [حنبلی] فقہی مذہب میں صحیح ترین موقف ہے، نیز یہ اس فقہی مذہب کا امتیازی موقف بھی ہے، اس موقف کی بنا پر دیگر کسی فرعی مسائل بھی اسی کے مطابق اپنالے گئے ہیں۔" ختم شد

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ :

"انسان کو شادی کی اشد ضرورت ہوتی ہے، اور بسا اوقات اس کی ضرورت بالکل اسی طرح ضروری ہو جاتی ہے جیسے کھانے پینے کی حاجت ہوتی ہے، اسی لیے اہل علم کا یہ کہنا ہے کہ : جس شخص پر کسی کا نام و نفقہ ضروری ہے اس پر اپنے زیر کفالت افراد کی شادی کرنا بھی ضروری ہے؛ بشرطیکہ اس کے پاس شادی کروانے کی مالی استطاعت ہو، اس لیے باپ پر لازمی ہے کہ اگر بیٹے کو شادی کی ضرورت ہے اور اس کے پاس شادی کے لیے رقم نہیں ہے تو بیٹے کی شادی اپنے اخراجات پر کروائے۔

لیکن میں نے کچھ ایسے بالوں کے بارے میں سنا ہے کہ جب ان سے ان کا بیٹا اپنی شادی کی بات کرتا ہے تو وہ اپنی جوانی کی کیفیت اور حالت بھول جاتے ہیں، اور کہہ جیتے ہیں: بچپن خون پسینے کی کمائی سے شادی کر سکتے ہو تو کرو! یہ الفاظ کہنا جائز نہیں ہے، اگر باپ میں شادی کرنے کی صلاحیت ہے تو یہ الفاظ اس کے لیے حرام ہیں، اگر باپ استطاعت ہونے کے باوجود شادی نہیں کروانا تو کل قیامت کے دن اس کا بیٹا باپ کے خلاف دعویٰ دائر کرے گا۔" ختم شد

"مجموع فتاویٰ ابن عثیمین" (18/410)، "فتاویٰ آرکان الإسلام" ص 440-441۔

چنانچہ اگر باپ تنگ دست ہو اور ماں صاحب ثروت ہو تو: ماں پر بیٹے کی شادی کرنا لازمی ہے۔

اس صورت میں کیا لڑکے کی ماں باپ سے شادی پر اٹھنے والے اخراجات کی رقم کا مطالبہ کرے گی؟ اس بارے میں فقہائے کرام میں دو موقف ہیں۔

چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ :

"ماں کے اخراجات باپ پر لازم ہیں، اور اگر بچوں کا باپ فوت ہو گیا ہے تو ماں پر بچوں کے اخراجات برداشت کرنا واجب ہے، امام ابو حنیفہ اور شافعی اسی پیر کے قائل ہیں۔۔۔ اور اگر باپ تو ہو لیکن تنگ دست ہو تو ماں پر اخراجات برداشت کرنا واجب ہو جائے گا، اور اگر مستقبل میں باپ غنی ہو جائے تو بچوں کی ماں اس سے خرچ کی ہوئی رقم کا مطالبہ نہیں کرے گی۔"



جیکہ ابو یوسف اور محمد کنتے ہیں کہ : ناں ؛ باپ سے رقم کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ جس پر اخراجات رشتہ داری کی بنا پر فرض ہوئے ہیں ، وہ واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا ، جیسے کہ باپ ان اخراجات کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرتا۔ " ختم شد
"المغنی" (212/8)

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

297438